آغا حشر کاشمیری

(۱۸۷۹ء۔۱۹۳۵ء)

آغا حشر کا اصل نام محمد شاہ تھا۔ ہندوستان کے تاریخی شہر بنارس میں ایک کشمیری خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے اجداد کا تعلق سری نگر، کشمیر سے تھا۔ ان کے والد کا نام آغا غنی شاہ کاشمیری تھا، جو مذہبی اور علمی رجحان رکھتے تھے۔

آغا حشر کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی جہاں انھوں نے عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں انھوں نے راج نارائن ہائی سکول، بنارس میں انگریزی تعلیم حاصل کی، تاہم رسمی تعلیم ادھوری چھوڑ کر ادب اور خاص طور پر ڈراما نگاری کی طرف متوجہ ہو گئے۔ بچپن ہی سے تھیٹر دیکھنے کا شوق ان کے اندر موجود تھا، جو آگے چل کر ان کی عملی زندگی کا محور بن گیا۔

آغا حشر کاشمیری کی فنی زندگی کا آغاز ۱۸۹۷ء میں ان کے پہلے ڈرامے ''آفتابِ محبت'' سے ہوا۔ اس کے بعد انھوں نے تھیٹر کی دنیا میں قدم رکھا اور جلد ہی اپنی منفرد صلاحیتوں کے باعث شہرت کی بلندیوں تک پہنچ گئے۔ انھوں نے مختلف تھیٹر کمپنیوں کے لیے بے شمار ڈرامے تحریر کیے اور اردو اسٹیج کو ایک نئی جہت عطا کی۔ شیکسپیئر کے ڈراموں سے اثر قبول کرتے ہوئے انھوں نے بعض ڈرامے ان سے ماخوذ بھی لکھے، جس کی وجہ سے انھیں ''اردو کا شیکسپیئر'' بھی کہا جاتا ہے۔

آغا حشر کاشمیری کے مشہور ڈراموں میں ''مریدِ شک''، ''اسیرِ حرص''، ''خوابِ ہستی''، ''رستم و سہراب''، ''آنکھ کا نشہ''، ''ترکی حور''، ''یہودی کی لڑکی''، ''خوب صورت بلا''، ''سفید خون'' وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آغا حشر کاشمیری کے ڈراموں کی نمایاں خصوصیات میں جان دار مکالمہ نگاری، ڈرامائی تاثر، جذبات کی شدّت، سماجی مسائل کی عکّاسی اور زبان و بیان کی دل کشی شامل ہیں۔

آغا حشر ۱۹۳۵ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انھیں میانی صاحب قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ٦

رستم وسہراب

تدریسی مقاصد:

- ☆ ڈراما رستم وسہراب کے بنیادی قصّے اور کرداروں کو سمجھنا
- ☆ آغا حشر کاشمیری کی ادبی شخصیت اور ڈراما نگاری سے روشناس ہونا
- ☆ باپ بیٹے کے رشتے کی اہمیّت اور انسانی جذبات کو محسوس کرنا
- ☆ ڈرامائی اسلوب، مکالمہ نگاری اور منظر نگاری کی خصوصیات کی پہچان کرنا
- ☆ کرداروں کے رویوں پر تنقیدی رائے دینے کے قابل ہونا

www.ilmkidunya.com

تعارف:

ڈراما ''رستم وسہراب'' اردو ادب کا ایک شاہ کار المیہ ہے جسے نامور ڈراما نگار آغا حشر کاشمیری نے ۱۹۳۰ء میں میڈن تھیٹر لمیٹڈ کلکتہ کی پارسی امپیریل تھیٹریکل کمپنی کے لیے تحریر کیا تھا۔ یہ ڈراما فارسی کے عظیم شاعر فردوسی کے ''شاہنامہ'' سے ماخوذ ہے۔ ڈراما تین ایکٹ پر مشتمل ہے۔ پہلے ایکٹ میں چار سین، دوسرے میں آٹھ اور تیسرے ایکٹ میں چھے یعنی کل اٹھارہ سین ہیں۔

اس ڈرامے کا المیہ اس وقت سامنے آتا ہے جب ایرانی ہیرو رستم اور اس کا بیٹا سہراب، جو برسوں بعد میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو پہچان نہیں پاتے۔ سہراب کی والدہ تہمینہ نے رستم سے یہ راز چھپا رکھا تھا کہ ان کا بیٹا زندہ ہے۔ جنگ کے دوران رستم اپنے ہی بیٹے کو پہچان نہیں پاتا اور اسے اپنے ہاتھوں قتل کر دیتا ہے۔ جب حقیقت کھلتی ہے تو رستم اپنے بیٹے کی لاش پر انتہائی غمزدہ ہوتا ہے، جو اس ڈرامے کا المیہ ہے۔ یہ ڈراما والدین اور اولاد کے مابین محبت، بے نقاب ہونے والی حقیقت اور جنگ کے المیے جیسے موضوعات کو بڑی خوب صورتی سے پیش کرتا ہے۔ آغا حشر کاشمیری کے اس ڈرامے کو اردو تھیٹر کا ایک اہم ترین کارنامہ سمجھا جاتا ہے، جسے کئی بار کامیابی سے اسٹیج کیا جا چکا ہے۔ یہ ڈراما محبت، بہادری، تقدیر اور انسانی المیے کو بڑی مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے اور قارئین کے دل پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

اہم کردار:

- ☆ رستم (ایرانی پہلوان، سہراب کا باپ)
- ☆ سہراب (توران کا جنگجو، رستم کا بیٹا)
- ☆ گردآفرید (حاکمِ قلعہ گستم کی بہادر بیٹی)
- ☆ تہمینہ (شاہِ سمنگان کی بیٹی سہراب کی ماں اور رستم کی بیوی)
- ☆ افراسیاب (توران کا شہنشاہ)
- ☆ شاہ کیکاؤس (شہنشاہِ ایران)
- ☆ بہرام (قلعہ سفید کا غدار رئیس)
- ☆ ہجیر (قلعہ سفید کا جنگ آزمودہ محافظ)

(تیسرا ایکٹ ۔ چھٹا سین)

میدانِ جنگ

(رستم اداس چہرے اور غمگین دل کے ساتھ مایوس نگاہوں سے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے)

رستم: پروردگار! میں نے کبھی تیرے قہر وغضب کو حقیر نہیں سمجھا۔ کبھی تیری طاقت کے سامنے اپنی فانی طاقت کا غرور نہیں کیا۔ پھر اس ذلت کی شکل میں تو نے مجھے میرے کس گناہ کی سزا دی ہے؟ اے دردمندوں کی دوا، اے کمزوروں کی قوت، اے ناامیدوں کی اُمید! میں نے کل ساری رات تیرے حضور میں سجدہ ہائے نیاز کے ساتھ آنسو بہا کر مدد کے لیے التجا کی ہے۔ اپنے عاجز بندے کی التجا قبول کر۔ اس بڑھاپے میں دنیا کے سامنے میری شرم رکھ اور ایک بار میری جوانی کا زور و جوش مجھے دوبارہ واپس دے دے۔

عطا کر دے وہی طاقت جو اک دن تھی مرے بس میں
جوانی کا لہو پھر جوش مارے میری نس نس میں
تری قدرت پلٹ سکتی ہے سارے کارخانے کو
پھر اک دن کے لیے تو بھیج دے پچھلے زمانے کو

(سہراب کا داخلہ)

سہراب: صبح ہوگئی۔ ممکن ہے کہ آج کی صبح اس کی زندگی کی شام ثابت ہو۔ نہ جانے کیا سبب ہے کہ اس کی موت کا خیال آتے ہی میری روح کانپ اٹھتی ہے۔ (رستم کو دیکھ کر) تو آ گیا۔ کیا جنگ کے نقارے کی پہلی ہی چوٹ سے تیری نیند ٹوٹ گئی؟

رستم: بہادر اپنا وعدہ نہیں بھولتا، مَیں آدھی رات سے صبح ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

سہراب: آج لڑائی کا دوسرا دن ہے۔ جانتا ہے اس جنگ کا نتیجہ کیا ہوگا؟

رستم: ہم دونوں میں سے ایک کی موت۔

سہراب: شیر دل بوڑھے! میرا دل تیری موت دیکھنے کے لیے راضی نہیں ہوتا۔ ایک غیبی آواز بار بار مجھے اس جنگ سے روک رہی ہے۔ اگر ایران کی گود بہادر فرزندوں سے خالی نہیں ہے، تو جا، واپس جا۔ اور اپنے عوض میں کسی اور ایرانی دلیر کو بھیج دے۔ مَیں تجھے زندگی اور سلامتی کے ساتھ لوٹ جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

رستم: کل کی اتفاقی فتح پر غرور نہ کرو۔ ہر نیا دن انسان کے لیے نئے انقلاب لے کر آتا ہے۔ تقدیر کا پہیا ہمیشہ ایک ہی سَمت میں نہیں گھومتا ہے۔

گھڑی بھر میں بدلنا ہوگا تجھ کو پیرہن اپنا
منگا کر پاس رکھ لے جنگ سے پہلے کفن اپنا

(جنگ شروع ہوتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سہراب ہاتھ روک لیتا ہے)

سہراب: ٹھہر آج میں تجھ میں نیا جوش اور نئی قوت دیکھ رہا ہوں۔ جواں ہمت بوڑھے، مجھے پھر شک ہوتا ہے کہ تو رستم ہے۔ میں تیری عزت

www.ilmkidunya.com

کا واسطہ اور تیری بہادری کی دہائی دے کر ایک بار پھر تیرا نام پوچھتا ہوں زور سے نہیں، منت سے۔ غرور سے نہیں، عاجزی سے۔

رستم: تو میرا نام ہی جاننا چاہتا ہے۔ تو سن۔ میرا نام ہے۔۔۔

سہراب: (خوشی کی گھبراہٹ سے) رستم؟

رستم: نہیں سہراب کی موت۔

سہراب: افسوس! تو نے میرے رحم کی قدر نہ کی۔

(پھر جنگ ہوتی ہے۔ رستم سہراب کو گرا کر سینے پر چڑھ بیٹھتا ہے)

رستم:

بس اسی ہمت ، اسی طاقت پہ تھا اتنا غرور
تو کوئی شیشہ نہ تھا، کیوں ہو گیا پھر چور چور
کیا ہوا زورِ جوانی، اُٹھ، اجل ہے گھات میں
دیکھ لے اب کس قدر قوت ہے بوڑھے ہاتھ میں

(سہراب کے سینے میں خنجر بھونک دیتا ہے)

سہراب: آہ اے آنکھو! تمھارے نصیب میں باپ کا دیدار نہ تھا۔ کہاں ہو، پیارے باپ کہاں ہو؟ آؤ، آؤ کہ مرنے سے پہلے تمھارا سہراب تمھیں ایک بار دیکھ لے۔

کیا خبر تھی کہ بگڑ جائے گی قسمت اپنی
آخری وقت دِکھا دو مجھے صورت اپنی

رستم: کیا اپنی جوانی کی موت پر ماتم کرنے کے لیے اپنے باپ کو یاد کر رہا ہے؟ اب تیرے باپ کی محبت، اس کی دعا، اس کے آنسو، اس کی فریاد، کوئی تجھے دنیا میں زندہ نہیں رکھ سکتی۔

مرہم کہاں جو رکھ دے دلِ پاش پاش پر
آیا بھی وہ تو روئے گا بیٹے کی لاش پر

سہراب: بھاگ جا۔ بھاگ جا۔ اس دنیا سے کسی دوسری دنیا میں بھاگ جا۔ تو نے سام و نریمان کے خاندان کا چراغ بجھا دیا ہے تاریک جنگلوں میں، پہاڑوں کے غاروں میں، سمندر کی تہ میں، تو کہیں بھی جا کر چھپے۔ لیکن میرے باپ رستم کے انتقام سے نہ بچ سکے گا۔

www.ilmkidunya.com

رستم: (چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے) کیا! کیا!! تو رستم کا بیٹا ہے؟

سہراب: ہاں۔

رستم: تیری ماں کا نام؟

سہراب: تہمینہ

رستم: تیرے اس دعوے کا ثبوت؟

سہراب: اس بازو پر بندھی ہوئی میرے باپ رستم کی نشانی۔

رستم: جھوٹ ہے۔ غلط ہے۔ تو دھوکا دے رہا ہے۔ مجھے پاگل بنا کر اپنے قتل کا انتقام لینا چاہتا ہے۔ (گھبراہٹ کے ساتھ سہراب کے بازو کا کپڑا اپھاڑ کر اپنا دیا ہوا مہرہ دیکھتا ہے) وہی نشانی (سر پیٹ کر) کیا کیا! کیا کیا!! اندھے، پاگل، جلاّد یہ کیا کیا!!! شیر جیسا خوں خوار، بھیڑیے جیسا ظالم، ریچھ جیسا موذی حیوان بھی اپنی اولاد کی جان نہیں لیتا۔ لیکن تو انسان ہو کر حیوان سے بھی زیادہ خونی اور جہنم سے بھی زیادہ بے رحم بن گیا۔

خون میں ڈوبا ہے وہ جس سے مزہ جینے میں تھا
دل کے بدلے، کیا کوئی پتھر ترے سینے میں تھا
توڑ ڈالا اپنے ہی ہاتھوں سے، او ظالم اُسے
تیرا نقشہ، تیرا ہی چہرہ جس آئینے میں تھا

سہراب: فتح مند بوڑھے، تو رستم نہیں ہے۔ پھر میری موت پر خوش ہونے کے بدلے اس طرح کیوں رنج کر رہا ہے؟

رستم: (رو کر) اس دنیا میں رنج اور آنسو، رونے اور چھاتی پیٹنے کے سوا اب اور کیا، باقی رہ گیا!! میں نے تیری زندگی تباہ کر کے اپنی زندگی کا ہر ایک عیش اور اپنی دنیا کی ہر ایک خوشی تباہ کر دی۔ مجھ سے نفرت کر میرے منھ پر تھوک، مجھ پر ہزاروں زبانوں سے لعنت بھیج۔

فغاں ہوں، حسرت و ماتم ہوں، سر سے پاؤں تک غم ہوں
میں ہی بیٹے کا قاتل ہوں، میں ہی بد بخت رستم ہوں

(سہراب کے پاس ہی زمین پر گرتا ہے۔ سہراب اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر چھاتی سے لپٹ جاتا ہے)

سہراب: باپ! پیارے باپ!!

www.ilmkidunya.com

رستم: ہائے! تو نے الفت سے، نرمی سے، منت سے، کتنی مرتبہ میرا نام پوچھا اس محبت و عاجزی کے ساتھ پوچھنے پر لوہے کے ٹکڑے میں بھی زبان پیدا ہو جاتی، پتھر بھی جواب دینے کے لیے مجبور ہو جاتا۔ لیکن اس دو روزہ دنیا کی جھوٹی شہرت اور اس فانی زندگی کے آنی غرور نے میرے ہونٹوں کو ہلنے کی اجازت نہ دی میرے بچے، میری تہمینہ کی نشانی!!

کس جگہ بے رحم اجل سے میں نہاں رکھوں تجھے
آنکھ میں، دل میں، کلیجے میں، کہاں رکھوں تجھے
بس نہیں انسان کا چلتا، فنا و فوت سے
کیا کروں، کس طرح تجھ کو چھین لوں میں موت سے

سہراب: ہو مان، بارمان، ہجیر سب نے مجھے دھوکا دیا۔ باپ نہ رو۔ میری موت کو خدا کی مرضی سمجھ کر صبر کرو۔

مل گئی مجھ کو جو قسمت میں سزا لکھی تھی
باپ کے ہاتھ سے بیٹے کی قضا لکھی تھی

رستم: جب تیری ناشاد ماں بال نوچتی، آنسو بہاتی، چھاتی پیٹتی، ماتم اور فریاد کی تصویر بنی ہوئی سامنے آ کر کھڑی ہوگی اور پوچھے گی کہ میرا لاڈلا سہراب، میرا بہادر بچہ، میری کوکھ سے پیدا ہونے والا شیر کہاں ہے؟ تو اپنا ذلیل منھ، دونوں ہاتھوں سے چھپا لینے کے سوا، اسے کیا جواب دوں گا؟ کن لفظوں سے اس کے ٹوٹے ہوئے دل اور زخمی کلیجے کو تسلی دوں گا؟

سنوں گا ہائے کیسے؟ ماما کی اس دہائی کو
کہاں سے لاؤں گا، مانگے گی جب اپنی کمائی کو
نگاہیں کس طرح اٹھیں گی مجھ قسمت کے ہیٹے کی
دکھاؤں گا میں کن ہاتھوں سے ماں کو لاش بیٹے کی

سہراب: پیارے باپ۔ میری بدنصیب ماں سے کہنا کہ انسان سب سے لڑ سکتا ہے۔ قسمت سے جنگ نہیں کر سکتا۔ آہ!

(رستم کی گود سے زمین پر گر کر آنکھیں بند کر لیتا ہے)

رستم: یہ کیا! یہ کیا!! میرے بچے، آنکھیں کیوں بند کر لیں؟ کیا خفا ہو گئے۔ کیا ظالم باپ کی صورت دیکھنا نہیں چاہتے یہ موت کا گہوارہ، یہ خون میں ڈوبی ہوئی زمین، پھولوں کا بستر، ماں کی گود، باپ کی چھاتی نہیں ہے۔ پھر تمھیں کس طرح نیند آ گئی؟

www.ilmkidunya.com

میرے بچے یوں نہ جا، مجھ کو تڑپتا چھوڑ کے
میرا دل، میرا جگر، میری کمر کو توڑ کے
ہائے کیا کیا آرزو تھی، زندگانی میں تجھے
موت آئی پھولتی پھلتی جوانی میں تجھے

سہراب: ماں۔۔۔خدا۔۔۔تمھیں۔۔۔تسلی دے۔

رستم: اور۔۔۔اور۔۔۔ بیٹا بولو، بولو چپ کیوں ہو گئے؟ آہ، آہ اس کا خون سرد ہو رہا ہے۔ اس کی سانسیں ختم ہو رہی ہیں اے خدا۔ اے کریم و رحیم خدا۔ اولاد باپ کی زندگی کا سرمایہ اور ماں کی روح کی دولت ہے۔ یہ دولت محتاجوں سے نہ چھین۔ اپنی دنیا کا قانون بدل ڈال۔ اس کی موت مجھے اور میری باقی زندگی اسے بخش دے۔ موت۔ موت تو زال و رودابہ کے گھر کا اجالا، میرے بڑھاپے کی امید، میری تہمینہ کا بولتا کھیلتا ہوا کھلونا کہاں لیے جا رہی ہے؟ دیکھ میری طرف دیکھ۔ میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کو تاج و تخت کی بھیک دی ہے، آج ایک فقیر کی طرح تجھ سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگتا ہوں۔

پھینک دے جھولی میں تو میرے گُلِ شاداب کو
ہاتھ پھیلائے ہوں میں دے دے مرے سہراب کو

سہراب: (آنکھیں بند کیے ہوئے) دنیا۔۔۔رخصت۔۔۔خدا۔۔۔

(سہراب مرجاتا ہے)

رستم: آہ۔ جوانی کا چراغ آخری ہچکی لے کر بجھ گیا بے رحم موت نے میری امید کی روشنی لوٹ لی۔ اب لاکھوں چاند، ہزاروں سورج مل کر بھی میرے غم کا اندھیرا دور نہیں کر سکتے۔ آسمان ماتم کر، زمین چھاتی پیٹ۔ درختو، پہاڑو، ستارو گر آکر چور چور ہو جاؤ آج ہی زندگی کی قیامت ہے۔ آج ہی دنیا کا آخری دن ہے۔ زندگی! دنیا!!۔ کہاں ہے زندگی؟ کہاں ہے دنیا؟ زندگی سہراب کے خون میں اور دنیا رستم کے آنسوؤں میں ڈوب گئی۔ (دیوانوں کی طرح پکارتا ہے) سہراب سہراب سہراب

(غش کھا کر گر پڑتا ہے سین بدل کر بہشت ہو جاتا ہے فرشتے آسمان سے سہراب کی لاش پر پھول برساتے ہیں)

[پردہ گرتا ہے]

(رستم و سہراب)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں:

(الف) رستم وسہراب کے چھٹے منظر میں کون سا اہم واقعہ پیش آیا؟ وضاحت کریں۔

(ب) رستم کو کب معلوم ہوتا ہے کہ سہراب اس کا بیٹا ہے؟

(ج) مرتے وقت سہراب کی زبان پر کیا الفاظ تھے؟

(د) سہراب کی موت پر رستم کے جذبات کا احوال تحریر کریں۔

(ہ) ڈراما رستم وسہراب میں چھٹے منظر کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

۲۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) رستم اداس چہرے اور غمگین دل کے ساتھ مایوس نگاہوں سے دیکھ رہا ہے:

(الف) زمین کی طرف (ب) آسمان کی طرف (ج) دروازے کی طرف (د) دیوار کی طرف

(ii) سہراب رستم کو اپنے رشتے کا یقین دلاتا ہے، دکھا کر:

(الف) رستم کا مُہرہ (ب) ماں کا خط (ج) اپنی تلوار (د) اپنی ڈھال

(iii) چھٹے منظر میں سہراب کا بنیادی مقصد تھا:

(الف) بادشاہ بننا (ب) اپنے باپ کو تلاش کرنا (ج) رستم کو شکست دینا (د) جنگ جیتنا

(iv) سہراب کی موت کا سبب تھا:

(الف) رستم کی تلوار (ب) پہچان نہ ہونا (ج) سازش (د) بیماری

(v) رستم اور سہراب ڈرامے کے موجودہ حصّے کا مرکزی موضوع ہے:

(الف) غدّاری (ب) محبّت (ج) پچھتاوا (د) انتقام

۳۔ سبق ''رستم وسہراب'' کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں:

(الف) تقدیر کا پہیا ہمیشہ ایک سمت نہیں گھومتا۔

(ب) میں نے تیری زندگی تباہ کر کے اپنی زندگی کا ہر ایک عیش اور اپنی دنیا کی ہر ایک خوشی تباہ کر دی۔

(ج) انسان سب سے لڑ سکتا ہے قسمت سے جنگ نہیں کر سکتا۔

(د) اولاد باپ کی زندگی کا سرمایہ اور ماں کی روح کی دولت ہے۔

www.ilmkidunya.com

۴۔ ڈراما ''رستم و سہراب'' کو جوڑیوں کی صورت میں درست تلفظ، لب ولہجہ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔

۵۔ رستم وسہراب کے کرداروں کا موازنہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کریں۔

۶۔ ڈراما ''رستم وسہراب'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

۷۔ سیاق وسباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

''شیر دِل بوڑھے! میرا دل تیری موت ۔۔۔۔۔۔۔ ایک ہی سمت نہیں گھومتا ہے۔''

حروف: حرف اس کلمے کو کہتے ہیں جو خود تو کوئی معنی نہیں رکھتا مگر جملے کے ساتھ مل کر معنی کو واضح کرتا ہے۔ مثلاً: نے، اگر، کو، اور وغیرہ۔

حروف کی اقسام:

اردو میں حرف کو ان کے استعمال کے لحاظ سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

حروفِ جار: حروفِ جار اسم کو فعل کے ساتھ ملاتے ہیں اور اسم کے ساتھ فعل کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً: نے، کو، پر، تک، اوپر، پہ، کا، باہر، آگے وغیرہ۔

فقرے	حروفِ جار
کتاب میز پر رکھو۔	پر
وہ رات تک پڑھتا رہا۔	تک

حروفِ عطف: اردو میں عام طور پر ''و'' اور ''اور'' ہی حروفِ عطف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً:

مرکبات	حروفِ عطف
شب و روز	و
چاند اور سورج	اور

حروفِ استفہام: وہ حروف جو سوال پوچھنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: کب، کون، کہاں، کیا، کیسے وغیرہ۔

فقرہ	حرفِ استفہام
تم کون ہو؟	کون

حروفِ نفی: وہ حروف جو کسی بات کی نفی یا منع کرنے کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: نہیں، مت، نہ وغیرہ۔

حروفِ علّت: یہ کسی بات کی وجہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور جملے کے درمیان آتے ہیں۔ مثلاً: کیوں کہ، اس لیے وغیرہ۔

www.ilmkidunya.com

حروفِ شرط: یہ حروف جملے میں شرط اور اس کا نتیجہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: اگر، تو وغیرہ۔

حرفِ شرط	فقرہ
اگر۔تو	تم میرا نام تلاش کرو، اگر ہے تو مجھے اندر آنے دو۔

حروفِ بیان: ایسے حروف جو کسی وضاحت کے لیے بیان کیے جائیں۔ مثلاً:

حرفِ بیان	فقرہ
کہ	میں نے تمھیں پہلے ہی کہا تھا کہ میں نہیں جاؤں گا۔

حروفِ ندا: ایسے حروف جو کسی کو بلانے یا پکارنے کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: اے، ارے، او بھائی وغیرہ۔

حروفِ تحسین: ایسے حروف جو کسی کی تعریف و تحسین کے لیے استعمال کیے جائیں۔ مثلاً: شاباش، واہ وا، بہت خوب وغیرہ۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ انٹرنیٹ کی مدد سے امجد اسلام امجد کا ڈراما ''وارث'' دیکھیں اور اس میں اٹھائے گئے سماجی، اخلاقی اور نفسیاتی مسائل پر تنقیدی رائے کا اظہار کریں۔

☆ جوڑیوں کی صورت میں ڈراما ''رستم اور سہراب'' کے مکالموں جذبے اور تاثر کے ساتھ ڈرامائی تشکیل کریں اور جماعت میں پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ ایران کی قدیم داستانوں کا مختصر تعارف پیش کریں۔

☆ آغا حشر کاشمیری کی شخصیت، ڈراما نگاری اور اُردو تھیٹر میں ان کی خدمات کا جائزہ لیں۔

☆ مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کے معانی اور استعمال سمجھائے جائیں۔

☆ کرداروں کے جذبات اور مکالموں پر خاص توجہ دی جائے۔

☆ طلبہ سے سبق کے اہم نکات سے متعلق سوالات پوچھیں۔